/۳

سوال نمبر۹۔ درج ذیل الفاظ کا انگریزی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ مرکز ____________

۲۔ فرض ____________

۳۔ عادات ____________

/۴

سوال نمبر۱۰۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں۔

۱۔شخصیت: ____________

____

۲۔مستقبل: ____________

____

۳۔کردار: ____________

____

۴۔معاشرہ: ____________

____

حصہ اول

تفہیم

کل نمبر: ۲۵/

آپ نے کبھی تھکے تھکے چہروں پر غور کیا ہے؟ اچھے سے اچھا کھانے کے باوجود ان پر رونق نہیں ہوتی۔ بدن تھکا ہوا، طبیعت میں اکتاہٹ، دل میں بے چینی، زبان پر کڑواہٹ۔ یہ ہمارے سماجی مسائل کا نتیجہ یا ردعمل نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم لوگ فطرت سے دور ہو گئے ہیں۔ فطرت سے دوری اور مصنوعی زندگی نے ہماری شخصیت کو مسخ کر دیا ہے۔ ہماری زندگی کی ساری رونقیں ہمارا صحت مند ماحول ہے؟ مجھے کہنے دیجئے کہ ہمارے گھر تو قید خانے ہیں۔ قیمتی پردوں سے سجے، نفیس قالینوں سے آراستہ یہ گھر جو تازہ آکسیجن کے دشمن ہیں دراصل یہی وہ گھریلو اور علاقائی ماحول ہے جو ہماری صحت کا دشمن ہے۔ اگر ہم باغوں میں جائیں، درختوں سے پیار کریں تو زندگی کا صحت مندانہ رویہ اپنا سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ طرز رہائش میں تبدیلی کی وجہ سے ہمارے مکانوں کا نوے فیصد حصہ ڈھکا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے ہم آکسیجن اور روشنی کے کھلے راستے پہلے ہی بند کر چکے ہوتے ہیں اور دروازوں اور کھڑکیوں پر پردے ڈال کر ہم ان کا بقیہ دس فیصد راستہ بھی بند کر دیتے ہیں۔ اگر ہمیں اسی طرح کے کسی کمرے میں جانے کا اتفاق ہو تو محسوس ہوگا کہ کمرے میں حبس اور گھٹن کا ماحول ہے اور روشنی بھی کم ہے جس کی تلافی مصنوعی روشنیوں سے کی گئی ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ آکسیجن ہماری زندگی کے لیے انتہائی ضروری ہے اور دھوپ کے بغیر بھی ہم زندہ نہیں رہ سکتے۔ آکسیجن سے ہمارے جسم کا خون صاف ہوتا ہے، جبکہ دھوپ گھروں سے جراثیم صاف کرتی ہے۔ آپ نے جانوروں اور پرندوں کو دھوپ میں پاؤں اور پر پھیلائے ہوئے لیٹا کئی بار دیکھا ہوگا۔ کیونکہ انہیں قدرت کے اس انمول خزانے کی افادیت کا احساس ہے۔

ماحول میں خراب گیسوں اور رطوبت کی کثرت بھی انسانوں کی صحت برباد کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس لیے ہمیں فطرت کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے صحت مند طرز رہائش اپنانا چاہیے۔ جن گھروں میں گرمیوں کے موسم میں بیشتر وقت اے سی چلتے رہتے ہیں ان گھروں کے باسیوں کی طبیعت بوجھل رہتی ہے اور وہ ہڈیوں کے درد میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح دھوپ اور گرمی سے بچنے کے لئے دروازے بھی بند رکھے جاتے ہیں اور کھڑکیوں سے پردے بھی نہیں ہٹائے جاتے۔ دن میں سورج کی روشنی کی بجائے برقی روشنیوں کے مسلسل استعمال سے بینائی متاثر ہوتی ہے۔

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجئے۔

۱۔ فطرت سے دور ہونے کی وجہ سے ہماری زندگی کس طرح متاثر ہوئی ہے؟ ۲/

____

____

۲۔ کس قسم کا ماحول انسانی صحت کا دشمن ہے؟ ۲/

۳۔ ہمیں اپنی صحت بہتر بنانے کے لیے کس طرح کا طرزِ زندگی اپنانا چاہیے؟ ۲/

۴۔ سورج کی روشنی سے استفادہ کرنے کے بجائے برقی روشنیوں سے مستفید ہونے کا کیا مطلب ہے؟ ۳/

۵۔ آکسیجن اور دھوپ ہماری زندگی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں کیسے؟ ۳/

۶۔ درج بالا اقتباس کا مناسب عنوان تحریر کیجئے۔ ۲/

۷۔ اپنے اردگرد کے ماحول کو بہتر بنانے میں ہم کیا کردار ادا کر سکتے ہیں، کوئی سی تین تجاویز دیجئے۔ ۳/

سوال نمبر۲: درج ذیل اردو الفاظ کا انگریزی ترجمہ لکھیں۔ /۴

نمبر شمار	اردو	انگریزی
۱۔	بے چینی	
۲۔	جراثیم	
۳۔	دشمن	
۴۔	روشنی	

سوال نمبر۳: درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں۔ /۴

نمبر شمار	الفاظ	جملے
۱۔	نقصان	
۲۔	تھکے تھکے	
۳۔	حبس	
۴۔	ردعمل	

حصہ اول

تفہیم

کل نمبر: ۲۵/

آج کے بچے کل کے ذمہ دار شہری ہوں گے۔ اس لئے ملک اور قوم کا مستقبل ان سے وابستہ ہے۔ کسی ملک کی ترقی اور خوشحالی کا انحصار اس کے مادّی وسائل پر نہیں بلکہ اس کے بلند کردار انسانوں پر ہوتا ہے۔ مادّی وسائل سے کسی ملک کو فائدہ صرف اس صورت میں پہنچ سکتا ہے کہ ان وسائل سے کام لینے والے لوگ مخلص، دیانت دار، بے لوث اور قوم کے سچے ہمدرد ہوں۔ اسی لئے ہمیں شروع سے ہی بچوں کی اخلاقی تربیت کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت اور ان کو اخلاقی سانچوں میں ڈھالنے کے تین اہم مراکز ہیں۔ گھر، تعلیمی درس گاہیں اور معاشرہ۔ گھر پر بچے کی تربیت میں سب سے نمایاں کردار ماں کا ہوتا ہے، جس کے پاس بچہ بچپن سے نوجوانی تک اپنے وقت کا بیشتر حصہ گزارتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں عام طور پر باپ روزی کمانے کے لئے زیادہ وقت گھر سے باہر صرف کرتا ہے جبکہ بچے ماں کے پاس رہتے ہیں اور جو کچھ دیکھتے ہیں وہی سیکھتے ہیں۔ وہ ہر نئی بات کا اثر قبول کرتے ہیں، ان کا ذہن صاف شفاف آئینے کی مانند ہوتا ہے، اس لئے جو مائیں نیک اور خوش اطوار ہوتی ہیں ان کے بچے بھی بالعموم بلند کردار ہوتے ہیں۔ گھر کے بعد تربیت کا دوسرا مرکز تعلیمی درس گاہیں ہیں۔ جوان کو عملی زندگی کے لئے تیار کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ استاد کی شخصیت بچوں کی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہے۔ جو استاد اعلیٰ اخلاقی اور عملی خوبیوں کے حامل ہوتے ہیں ان سے تعلیم پانے والے بچے بھی بااخلاق ہوتے ہیں۔ بچوں کی تعلیم اور تربیت میں معاشرہ بھی اہم ترین کردار ادا کرتا ہے۔ ہر انسان صحبت کا اثر قبول کرتا ہے، خصوصاً وہ بچے جو ذہنی لحاظ سے پختہ نہیں ہوتے ہیں۔ اس لئے والدین کا فرض ہے کہ وہ بچوں کو بری صحبت میں نہ بیٹھنے دیں۔ جس قسم کی صحبت میں بچے رہتے ہیں ان کا اخلاق بھی ویسا ہی ہوتا ہے۔ اگر بچے اچھے لوگوں کی صحبت میں رہیں تو اچھی باتیں سیکھتے ہیں اور اگر بری صحبت اختیار کریں تو بری عادات کا اثر قبول کرتے ہیں۔

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

سوال نمبر۱۔ ملک اور قوم کے بچوں کا مستقبل بچوں سے کیوں وابستہ ہے؟ /۱

جواب: ____________________

____

سوال نمبر۲۔ کسی ملک یا قوم کی ترقی کا انحصار کس بات پر ہے؟ /۲

جواب: ____________________

____

سوال نمبر۳۔ بچوں کی اخلاقی تربیت پر توجہ دینا کیوں ضروری ہے؟ /۲

جواب:

سوال نمبر۴۔ آپ کی نظر میں بچوں کا بہترین تعلیم و تربیت کا مرکز کیا ہے؟ اپنی رائے سے آگاہ کرتے ہوئے وجہ بھی تحریر کریں۔ /۲

جواب:

سوال نمبر۵۔ ماں کی تربیت کا اثر بچوں پر کیوں زیادہ ہوتا ہے؟ /۲

جواب:

سوال نمبر۶۔ بچے ہر نئی بات کا اثر جلدی کیوں قبول کر لیتے ہیں؟ /۳

جواب:

سوال نمبر۷۔ کیا بچے استاد کی شخصیت کا اثر قبول کرتے ہیں؟ ہاں یا نہیں دونوں صورتوں میں دلائل دیجئے؟ /۳

جواب:

سوال نمبر۸۔ آپ کے خیال میں معاشرہ کس حد تک بچوں کی تربیت پر اثر انداز ہوتا ہے؟ /۳

جواب: